پچپن سالہ مراسلت کے چند نقوش، نعیم صدیقی، مقبول الٰہی۔ ناشر: الفیصل ناشران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۰۷۷۷۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مولانا مودودیؒ نے دعوتِ دین کے لیے برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں کو پکارا تو اگرچہ ان کی پکار پر لبیک کہنے والی سعید روحیں گنتی میں کم تھیں، مگر یہ سب ایمان، جذبے اور فکر و دانش سے سرشار تھیں۔ انھی حضرات میں ایک نمایاں نام جناب نعیم صدیقی کا ہے، جن کی ساری زندگی ہم سفری میں گزری، پھر وہ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۲ء کو خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وہ بیک وقت ایک دانش ور، منصوبہ ساز اور شاعر و ادیب بھی تھے اور ایک مربی و استاد بھی۔

یہ کتاب اُنھی کے نقوشِ فکر کا ایک جان دار حوالہ ہے، جو جناب مقبول الٰہی اور نعیم صدیقی مرحوم کے مابین خط کتابت پر مشتمل ہے۔ مقبول الٰہی سول سروس کے اُن گنے چُنے افسران میں سے ہیں جنھوں نے سرکاری مصروفیات کے باوجود قلم و قرطاس سے رشتہ برقرار رکھا۔ اُردو اور انگریزی کے ساتھ عربی اور فارسی پر دسترس رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال کی متعدد کتابوں کے مترجم بھی ہیں۔ علم و ادب اور فکر و دانش نعیم صاحب سے ان کی دوستی کا سب سے اہم حوالہ ہے۔ کہنے کو تو یہ خطوط ہیں، مگر حقیقت ہے کہ ان خطوط کا دامن فکر و دانش اور احساس کے موتیوں سے معمور دکھائی دیتا ہے۔ عام لوگ خطوط کی اہمیت کو نظرانداز کرتے ہیں، حالانکہ خطوں پر مشتمل ان اکثر و بیشتر چھوٹے چھوٹے ادب پاروں میں مشاہدے کا نچوڑ اور علم کا عطر سمٹ کر آ جاتا ہے (افسوس کہ آیندہ نسلیں خط نویسی کی اس نعمت سے محروم رہ جائیں گی کہ برقی ڈاک [ای میل] اور برقی پیغامات [ایس ایم ایس] نے اس صنفِ ادب و علم کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا ہے)۔

نعیم صدیقی کے خطوں کے بعض حصے دعوتِ فکر دیتے ہیں، مثلاً: ''عقائد اسلامی اگر موجود ہوں گے تو ان کا نیچرل اثر انسان کی عملی زندگی میں ضرور ظاہر ہوگا، اور اگر یہ اثر نمودار نہ ہو رہا ہو تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان عقائد میں کوئی ایسی تبدیلی یا ایسا ضعف آ گیا ہے، یا ان کے ساتھ ایسے اضداد جمع ہوگئے ہیں، یا ان کا شعور اتنا مُردہ ہوگیا ہے کہ ان سے ان کے اثرات ظاہر نہیں ہو رہے...... اب یہ ہر آدمی کا اپنا کام ہے کہ وہ قرآن کھول کر دیکھ لے کہ ایمان، شرک، فسق، نفاق وغیرہ حالتوں میں سے کس حالت میں وہ مبتلا ہے، اور اللہ کے ہاں کس نوعیت کے لوگوں کے ساتھ